

تیرے دین پاک کی وہ ضیاء کہ چمک اٹھی راہِ اصطفاء  
جو نہ مانے آپ ستر گیا کہیں نور ہے کہیں نار ہے

## خیر الناجیہ فی نیاز والفاتحہ

المعروف

# نیاز دلاؤ فلاح پاؤ

تحریر مبارک از

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالوہاب خاں القادری رحمہ اللہ مدظلہ

برسم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ

شاہ فیصل کالونی

ترے دین پاک کی وہ ضیاء کہ چمک اٹھی راہ اصطلا  
جو نہ مانے آپ ستر گیا، کہیں نور ہے کہیں نار ہے

خیر الناجیہ فی نیاز و الفاتحہ

المعروف

نیاز دلاؤ، فلاح پاؤ

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی مدظلہ

بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

برائچ : ————— کراچی

## تقریظ

علامہ بلاذرافغ المفساد مرجع الافراد حامی سنت محسن امت ماحی بدعت حضرت مولانا بفضل اولادنا علامہ سید شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم العلیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالوہاب خان قادری الرضوی مدظلہ العالی کا کتابچہ ”خیر الناصیہ فی نیاز و الفاتحہ“ اس فقہ نے پورا پر حملہ مسئلہ میلاد النبیؐ گیارہویں شریف، نیاز و نذر، ایصال ثواب پر بہت عمدہ پایا۔ جگہ جگہ قرآن مجید فرقان حید سے بین استدلال، احادیث مقدمہ سے اس کا بین ثبوت، علمائے اہلسنت، محققین کی کتب و عبارات اور مخالفین کی کتب و عبارات سے کئی جگہ مسئلہ کو واضح کیا گیا ہے، زبان و بیان نہایت آسان مگر پر وقار، اس مختصر رسالہ میں اس زمانہ کے وہابیہ اور ویومندیہ کے مرکزی سوالات کے کئی اور شافی جوابات موجود ہیں۔

برہم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا لا سزا میرا نے اسے نفیس اور عمدہ طبع کر کے اور حسین بنادیا ہے۔ مؤلف موصوف مدظلہ العالی اور برہم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے اراکین کو اللہ تبارک و تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے اور ان مساعی جلیلہ کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین ثم آمین بجلہ نبی اکرم علیہ و علیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

سید شاہ تراب الحق قادری

۱۱ نومبر ۱۹۹۶ء

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین  
وخاتم النبیین وشفیع المذنبین وسید الکونین سیدنا ومولینا  
وماونا وملجانا محمد واله واصحابه وبارک وسلم ابدا ابدا فقال  
تعالیٰ مخبروا مران الله وملئکتہ یصلون علی النبیؐ ۝ یاایہا الذین  
امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۝ صدق الله العلی العظیم  
وصدق رسولہ نبی الکریم ۝ اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا  
ومولینا محمد معدن الجود والکرم واله واصحابہ وبارک وسلم ۝  
بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان  
والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور سلام وہ سلام جو ان کی شان کے لائق ہے۔  
معلوم ہوا کہ بندوں یعنی مومنوں کے اعمال و درود سلام وغیرہ ان کی خدمت عالیہ  
میں نذر کئے جاتے ہیں جو اللہ عزوجل اور اس کے پیارے رسول ﷺ کو محبوب  
و مطلوب ہیں یہاں سے مسئلہ ایصال ثواب روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے اور  
ایصال ثواب کو عرف عام میں بزرگان دین و اولیاء کاملین و انبیاء مرسلین علیہم  
الصلوة والتسلیم کے لئے نذر نیاز کہتے ہیں اور عام مومنین کے لئے ایصال ثواب  
کو فاتحہ کہا جاتا ہے۔

### نذر و نیاز و فاتحہ طعام کی حقیقت

اے عزیز! جان لو کہ نیاز و فاتحہ چار (۴) اجزاء پر مشتمل ہے!  
اول : ”صلوة“۔۔۔ یعنی اول و آخر درود شریف پڑھنا۔  
دوم : ”خلاوت“۔۔۔ قرآن کریم پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جیسے کلمہ طیبہ کی

کثرت، وغیرہ۔

سوم : ”انفاق“۔۔۔ یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا، مومنین کو کھانا کھلانا یا کپڑا دینا یا مٹھائی دینا یا شربت پلانا وغیرہ۔

چہارم : ”دعائے ایصال ثواب“۔۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے عطا فرمودہ ثواب کو معظمان دین کی خدمت میں نذر کرنا اور عام مومنین کی ارواح کو ایصال کرنا۔ اور یہ چاروں اجزاء قرآن کریم سے ثابت ہیں۔

اول : ورود شریف کہ اس کا حکم قرآن کریم میں مذکور، مگر مومنین کے لئے جو مومن نہیں اس کو اس حکم سے کوئی علاقہ نہیں وہ حکم یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلم وتسلیم ○ میں مذکور۔

دوم : تلاوت قرآن کریم میں تو کسی مومن کو کلام نہیں البتہ جو کافر اور مرتد ہوں وہی قرآن کریم سے عداوت رکھتے ہیں۔

سوم : انفاق۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

آیت اول: ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقنھم ینفقون۔

ترجمہ:

”ہدایت یافتہ متقین وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔“

(البقرہ: ۲-۳)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ خرچ کرنا مومنین متقین کی ایک علامت ہے اور فرماتا

ہے:  
 آیت دوم : **وَالنَّفَقُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تَلْقَوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلٰی  
 التَّهْلٰکِیْمِ**  
 ترجمہ :

”اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔“

(البقرہ: ۱۹۵)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ ہلاکت کا سبب ہے پھر ان لوگوں کا کیا  
 حال ہو گا جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے روکتے ہیں بلکہ خرچ کرنے والوں کو برا  
 کہتے ہیں۔

آیت سوم : **ارْشَادُ فَرْمَا جاتا ہے۔**

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُولُوْا وُجُوْہَکُمْ قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَکِنْ الْبِرَّ مَنْ  
 اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلَائِکَہِ وَالْکُتُبِ وَالنَّبِیِّیْنَ وَاتٰی الْمَالَ عَلٰی  
 حَبِہِ ذَوٰی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسْکِیْنَ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَالسَّائِلِیْنَ وَفِی  
 الرِّقَابِ ۝

ترجمہ :

”کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرواں اصل نیکی یہ ہے کہ  
 ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر اور اللہ کی محبت میں  
 اپنا عزیز مال دے رشتے واروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیروں اور سائلوں  
 کو اور گرونیں چھڑانے میں۔“

(البقرہ: ۱۷۷)

اور مال دینے میں ہر طرح کا مال مطلوب اور کھانا کھانا بھی مرغوب، یہ سب صدقات نافلہ سے ہیں اور رشتہ داروں کو دینے میں دو ثواب ایک صدقے کا دو سواصلہ رحم، کا یہ بیان نیاز و قاتحہ، بارہویں شریف، گیارہویں شریف و عرس وغیرہ تمام کار خیر میں شامل ہیں، دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

آیت چہارم: انا لا ہوار فرما کر مومنین صالحین کے متعلق فرمایا جاتا ہے:

وَبِطَعْمُونِ اطْعَامِ عَلَى حَبِّهِ مَسْكِينًا وَبِنَبْمَا وَاسِيرًا۔ اِنَّمَا نَطْعَمُكُمْ لَوَجْهِ اللَّهِ لَا نَرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكْرًا۔

”اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو، ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لئے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔“

(الدھر: ۸-۹)

غور کیجئے کہ جشن عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر بارہویں شریف اور گیارہویں شریف اور دیگر نیاز و قاتحہ وغیرہ میں بطیب، خاطر کھانا کھلایا جاتا ہے نہ ان کھانے والوں سے بدلہ کی بات نہ شکر گزاری کا سوال ہوتا، رہا عزیز و اقارب کا، اس کا ذکر آیت نمبر تین میں بیان کیا گیا۔ معلوم ہوا کہ عرس و نیاز و قاتحہ وغیرہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم اور قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہوتے ہیں کوئی مومن اس کا انکار نہیں کرتا البتہ کفار و فجار اس کے منکر ہیں۔ اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے:

آیت پنجم:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنْفَعُوا مِمَّا رَزَقَكُمْ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالَّذِينَ آمَنُوا

انطعم من لو يشاء الله اطعمه ان انتم الا في ضلل مبين ○  
 ”اور جب ان سے فرمایا جائے کہ اللہ کے دیئے میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ  
 کرو تو کافر مسلمانوں کے لئے کہتے ہیں کہ کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو کھلا دیتا تم  
 تو نہیں مگر کھلی گمراہی میں“

(یس : ۳۷)

معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرنا اور کھانا یا مٹھائی منگانا فروٹ لانا  
 نیک مسلمانوں کی نشانی ہے اور ان چیزوں سے روکنا اور شرک و بدعت کے فتوے  
 لگانا عذرنا معقول کا بہانا بنا کر مسلمانوں کو مجرم بنانا یہ کفار و فجار کا شعار ہے۔  
 آیت ششم :

منافقین کے متعلق ارشاد فرمایا جاتا ہے:

المنفقون والمنفقت بعضهم من بعض يامرون بالمنكر وينهون  
 عن المعروف ويقبضون ايديهم۔  
 ”یعنی منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں برائی کا حکم دیں اور  
 بھلائی سے منع کریں اور اپنی مٹھی بند رکھیں۔“

(التوبہ: ۶۷)

یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ معلوم ہوا کہ نیک کاموں جیسے کہ میلاد  
 شریف کرانا، نیاز و قاتحہ دلانا وغیرہ ان امور خیر سے روکنا اور اپنی مٹھی بند رکھنا یعنی  
 اللہ تعالیٰ عزوجل کی راہ میں خرچ نہ کرنا یہ منافقین کا کام ہے۔



## آیت ہفتم :

لن فنالوا البر حتی ننفقوا مما تحبون

”یعنی تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک اللہ کی راہ میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔“

(آل عمران: ۹۲)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہاں خرچ کرنا عام ہے تمام صدقات خواہ واجبہ ہوں یا نفلہ سب اس میں داخل ہیں۔ چنانچہ میلاد شریف و نیاز و فاتحہ وغیرہ بھی اس میں شامل ہیں۔ حسن کا قول ہے کہ جو مال مسلمانوں کو محبوب ہو اور اسے رضائے الہی عزوجل کے لئے خرچ کرے وہ اس آیت میں داخل ہے۔ جیسے کہ مومنین اہلسنت میں بریانی، پلاؤ، حلوہ، پوری وغیرہ جو محبوب و مرغوب کھانے ہیں ان کا پکانا اور اللہ کی راہ میں کھانا بھی داخل ہے چنانچہ تفسیر مدارک میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے یعنی مومنین میں تقسیم کرتے جیسا کہ اہلسنت میں میلاد شریف کے موقع پر بالوشامی، امرتی، جلیبی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں یہ سب اللہ کی راہ میں اس کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر تقسیم کرتے ہیں۔ چنانچہ بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ حضرت طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ مدینے میں بڑے مالدار تھے۔ انہیں اپنے اموال میں ہیرا (باغ) بہت پیارا تھا جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کھڑے ہو کر عرض کیا کہ مجھے اپنے اموال میں ہیرا (باغ) سب سے پیارا ہے میں اس کو اللہ عزوجل کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مسرت کا اظہار فرمایا اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے باایمانے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اقارب اور بنی عم میں اس کو تقسیم کر دیا۔ لہذا مومنین اہلسنت میں محبوب و مرغوب اشیاء، میلاد

شریف و نیاز و فاتحہ میں مہیا کر کے تقسیم کراتے ہیں۔ والحمد لله رب العلمین۔

معلوم ہوا کہ میلاد شریف اور نیاز و فاتحہ ان اعمال صالحہ کے مجموعہ کا نام ہے کہ مسلمان عمدہ کھانے پکاتے، مٹھائی منگاتے، قروٹ لاتے اور قرآن شریف اور درود پاک پڑھاتے ہیں اور اللہ کی راہ میں مسلمانوں کو بطیب خاطر کھلاتے ہیں نہ اس پر بدلہ چاہتے ہیں نہ شکرگزاری کی امید رکھتے ہیں۔

اب اگر کوئی صاحب یہ سوال کریں کہ نیاز و فاتحہ میں تو تلاوت قرآن کریم اور درود شریف وغیرہ پڑھا جاتا ہے مگر میلاد شریف کا ذکر کہاں ہے، بعض لوگ تو میلاد شریف کو شرک کہتے ہیں اور بعض بدعت۔

اے عزیز : جان لو کہ میلاد شریف معروف ہے ذکر ولادت (پیدائش) سے کہ حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ کے تشریف لانے کا ذکر ہے اور پیدائش کا ذکر کرنا حادث ہونے پر دال ہے اور جو حادث ہے وہ ہرگز قدیم نہیں۔ اللہ عزوجل ۔۔۔ ث سے پاک اور قدیم ہے لہذا میلاد شریف یعنی ذکر ولادت حضور ﷺ شرک توڑ اور شرک کے تصور کو ختم کرنے والا ہے اور رہا بدعت تو یہ کوئی دین میں نئی ایجاد اور غموم کار جو فحشائے الہی کے خلاف ہو ہرگز نہیں بلکہ یہ تو سنت قدیمہ ہے، اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

واذ اخذ الله ميثاق النبين لما انبئكم من كتب و حكمته ثم جاءكم رسول مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه۔ قال اقررنم واخذتم على ذالك اصرى قالو اقررنا ○ قال فاشهدوا وانا معكم من الشهدين ○ فمن نولى بعد ذالك فاولئك هم المفسقون ○

ترجمہ : ”اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول (محمد مصطفیٰ ﷺ) کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا (قبل اس کے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کچھ عرض کرتے) فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ بے حکم ہیں۔“

(آل عمران: ۸۱-۸۲)

مجلس میثاق میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر بیان فرمایا اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے سنا انقیاد و اطاعت حضور ﷺ کا اقرار کیا تو سب سے پہلے حضور ﷺ کی تشریف آوری کا بیان فرمانے والا اللہ عز و جل ہے کہ فرمایا تم جہاں تمہارے پاس وہ (محمد مصطفیٰ ﷺ) تشریف لائیں اور ذکر پاک کی سب سے پہلی مجلس، مجلس انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں جس میں بیان فرمانے والا اللہ رب العزت ہے اور سننے والے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں اس کے ماسوا قرآن کریم جگہ جگہ حضور ﷺ کی تشریف آوری کا بیان موجود، مثلاً ”لقد جاءکم رسول من انفسکم۔ الی اخرہ“ بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول ”کہیں فرمایا“ یا ایہا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فامضوا بآخبارکم ”اے لوگو تمہارے پاس یہ رسول (محمد مصطفیٰ ﷺ) (حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے تشریف لائے تو ایمان لاؤ اپنے بھلے کو“

(النساء: ۷۰) الغرض قرآن حکیم میں متعدد مقام پر حضور ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر موجود ہے۔

علاوہ ازیں ہر زمانے میں حضور ﷺ کا ذکر ولادت باسعادت اور تشریف آوری ہوتا رہا، ہر قرن میں مختلف انبیاء مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام حضور ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر کرتے رہے۔ آدم علیہ السلام ہمیشہ حضور ﷺ کا ذکر کرتے حتیٰ کہ جب زمانہ وصال شریف قریب آیا شیث علیہ السلام کو بلایا اور ارشاد فرمایا کہ اے فرزند تو میرے بعد خلیفہ ہوگا، عماد النقیۃ والعرۃ الوفی (محمد ﷺ) ہیں (کوہ جموڑنا العرۃ الوفی محمد ﷺ ہیں۔ جب اللہ عزوجل کو یاد کرے محمد ﷺ کا ذکر ضرور کرنا فاضل رایت الملئکتہ مذکرہ فی کل ساعتہا کہ میں نے فرشتوں کو دیکھا ہر وقت ہر گھڑی ان کی یاد میں مشغول رہتے ہیں اسی طرح ہر قرن میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام آدم علیہ السلام سے لے کر ابراہیم و موسیٰ و داؤد و سلیمان و ذکر کیا علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہ تمام نبی و رسول اپنے اپنے زمانے میں مجلس حضور ترتیب دیتے رہے ان کا ذکر پاک کرتے رہے یہاں تک کہ وہ سب میں پچھلا ذکر سنانے والا کنواری بچوں کا ستھرا بیٹا یعنی سیدنا یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور فرمایا مبشرا یرسل بانی من بعدی اسمہ احمد ”میں بشارت دیتا ہوں ان رسول کی جو عنقریب میرے بعد تشریف لانے والے ہیں۔ جن کا نام احمد ہے۔“ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (الصف: ۶) تو میلاد شریف کو بدعت بتاتا، اللہ عزوجل اور اس کے انبیاء مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام پر حکم بدعت لگانا اور ان کو معاذ اللہ بدعتی بتاتا ہے۔ محفل میلاد مبارکہ کی شان میں عارفین زمان کا ملین

دوران کی زبان فیض ترجمان سے سنئے، فقیر صرف ایک حوالہ پر اکتفا کرتا ہے۔  
حضرت شیخ محقق علامہ مدقق حضرت مولانا شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ  
جن کا فضل و کمال، تقویٰ و طہارت اور عبادت و ریاضت محتاج بیان نہیں اپنے رب  
کریم سے طویل مناجات میں عرض کرتے ہیں۔

”اے میرے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جسے تیرے دربار میں پیش کرنے کے  
لائق سمجھوں میرے تمام اعمال میں فساد نیت موجود رہتی ہے البتہ مجھ فقیر کا ایک  
عمل صرف تیری ذات پاک کی عنایت سے بہت شاندار ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس  
میلاد کے موقع پر، میں کھڑا ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی اور انکساری  
اور محبت و غلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔ اے اللہ  
وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد مبارک سے زیادہ تیری خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے  
اس لئے اے ارحم الراحمین مجھے یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائے گا  
بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں مقبول ہو گا اور جو درود و سلام پڑھے اور اس کے ذریعے  
سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہ ہو گی۔“

(اخبار الاخیار شریف مترجم اردو صفحہ ۶۲۳، اردو ترجمہ مولوی سبحان محمود دیوبندی،  
استاذ الحدیث دارالعلوم کراچی مطبوعہ مدینہ پبلیکیشنز، رند روڈ کراچی)  
یہ ہے میلاد شریف کی عظمت و شان جس کو جانتے ہیں اہل ایمان، اس محفل مبارک  
میں نیاز ہوتی ہے اور شیرینی (مٹھائی) تقسیم کی جاتی ہے جو انفق و افسی سبیل اللہ  
”اللہ کی راہ میں خرچ کرو“ کی تعمیل حکم ہے۔ واللہ ہادی، جسے اللہ ہدایت دے  
وہی اس کو پائے۔

چهارم : دعا اور ایصالِ ثواب

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِأُولَئِكَ الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ○

ترجمہ : ”اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف کینہ نہ رکھ۔ اے ہمارے رب بے شک تو ہی نہایت رحم والا ہے۔“

(الحشر : ۱۰)

معلوم ہوا کہ مومن اپنے بھائیوں یعنی مومنین کی بھلائی چاہئے اور فائدہ پہنچانے پر حریص ہے چنانچہ وہ دعا کرتا ہے کہ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے جو ایمان والے ہیں اور ہمارے قلوب میں ایمان والوں کی طرف سے حسد و کینہ نہ رکھ چنانچہ نیاز و فاتحہ میں درود شریف اور تلاوت قرآن کریم و ذکر و اذکار وغیرہ سے اپنے ایمان والے بھائیوں کو اس کے ثواب سے فائدہ پہنچاتے اور ان کی بخشش چاہتے ہیں اور بزرگانِ دین پر نزولِ رحمت و ترقی و درجات کی دعا کرتے ہیں۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو نیاز و فاتحہ کراتے ہیں وہ اس آیت مبارکہ کے مصداق ہیں اور جو منع کرتے حرام، شرک و بدعت بتاتے ہیں وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں ایمان والوں کی طرف حسد و کینہ ہے جس

کی بناء پر وہ طرح طرح کے حیلے گڑھتے اور بہانے تلاش کرتے ہیں، ایسوں کے بارے میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ انْفَعُوا مِمَّا رَزَقَكُمْ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْطَعِمُ مَنْ لَوْ بِشَاءَ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝

ترجمہ : جب ان سے فرمایا جائے کہ اللہ کے دیئے میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو (غریاء اور مساکین کو کھلاؤ) تو کافر، مسلمانوں کے لئے کہتے ہیں کہ کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو کھلا دیتا تم تو نہیں مگر کھلی مگر ای میں۔“

(یس : ۴۷)

نیاز و قاتحہ وغیرہ میں بھی یہی ہوتا ہے کہ درود شریف اور تلاوت قرآن کریم و ذکر و اذکار وغیرہ کھانا پکانا یا شیرینی لانا فروٹ منگنا سب صدقات اللہ عزوجل کی خوشنودی اور رضامندی کے لئے ہوتے ہیں، نہ یہ واجب ہیں نہ فرض کہ صرف غریاء اور مساکین ہی کو کھلائیں جائیں کیونکہ یہ صدقات نافلہ سے ہیں اس میں غریاء اور مساکین اور عزیز و اقارب وغیرہ سب کو کھلاتے ہیں۔ عزیز و اقارب کے کھلانے میں دو ہر ثواب ہے، ایک صدقہ کا دوسرا صلہ رحمی کا۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا، وَأَنْفِی الْعَمَالِ عَلَىٰ حَبِّهِ ذَوِی الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ (البقرہ : ۱۷۷) ”اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتے داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گروں اور سالکوں کو۔“ یہ سب مستحب طور پر مال دینے کا بیان ہے۔ حدیث نسائی شریف میں ہے کہ رشتے دار کو صدقہ دینے میں دو ثواب ہیں ایک صدقہ کا دوسرا صلہ رحم کا۔ لہذا نیاز و قاتحہ و میلاد شریف وغیرہ ان

امور کا منظر ہیں کہ مسلمان کھانا پکاتے یا شیرینی منگاتے یا فروٹ لاتے یہ سب اللہ عزوجل کی محبت میں محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے بطیب خاطر مسلمانوں کو کھلاتے نہ کسی سے بدلہ چاہتے نہ شکرگزاری کا مطالبہ کرتے ہیں بلکہ بدلہ و جان اللہ عزوجل کے ارشاد کے مطابق کرتے ہیں، جیسا کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ لَوْ جَهِلُوا لَا يَذْكُرُونَ لَكُمْ جِزَاءً وَلَا شُكْرًا يَعْنِي اُور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لئے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکرگزاری نہیں مانگتے۔

### دعائے ایصال ثواب

اے اللہ یہ جو بڑھایا درود شریف اور قرآن کریم وغیرہ اور جو پکایا گیا کھانا جو لایا گیا فروٹ و شیرینی یہ سب تیری خوشنودی کے لئے ہے اور ان سب کو اپنے فضل محض سے قبول فرما اور ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف فرما دے اور اس سب کا ثواب ہمارے عمل کے لائق نہیں بلکہ اپنے کرم کے مطابق عطا فرما اور وہ ثواب ہمارے آقا و مولیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کے آل و اصحاب و ازواج وغیرہ سب کی نذر ہے اور جس جس کو چاہے نذر گزارے اور عام مومنین والدین وغیرہ کی روح کو اس کا ثواب عطا فرما دے۔

یہ ایک مختصر حقیقت ایصال ثواب ہے اسی طرح جس کی چاہے نذر کرے یا ثواب پہنچائے۔ آخر میں پھر درود شریف پڑھے، دعا کرے اور یہ نیاز و فاتحہ کرنا منشاء الہی کے مطابق مومنین کی خیر خواہی اور نفع رسانی کا مندوب و مستحسن طریقہ ہے جو آیت کریمہ مذکورہ کے عین مطابق ہے جیسا کہ فرمایا اللہ عزوجل نے والذین جاء ومن



بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ○ ”یعنی اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے“ (الحشر: ۱۰) ”معلوم ہوا کہ یہ مسلمانوں کے لئے بھلائی چاہنا اور فائدہ پہنچانا مطلوب و محبوب ہے جو آج نیاز و فاتحہ کی شکل میں موجود ہے اور جو لوگ منع کرتے ہیں وہ مسلمانوں سے عداوت و کینہ رکھتے ہیں جیسا کہ اس کے بعد فرمایا ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنو ○ ”اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ“۔ (الحشر: ۱۰)

تو جو اس فائدہ رسانی ایصال ثواب کا مانع ہے اور بدعت و حرام یا شرک کہتا ہے اور اس کے دل عناد و کینہ سے مملو (بھرے) ہوئے ہیں وہ مسلمانوں کے بد خواہ اور بد اندیش ہیں جو مومنین کی خیر خواہی اور بھلائی والے کاموں سے روکتے ہیں۔ ایسوں کے متعلق اللہ عز و جل فرماتا ہے:

المنفقون والمنفقت بعضهم من بعض یامرون بالمنکر وینبہون عن المعروف ویقبضون ایدہم ○

ترجمہ:

”یعنی منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے پٹے بٹے ہیں برائی کا حکم دیں اور بھلائی سے منع کریں اور اپنی مٹھی بند رکھیں“ (التوبہ: ۶۷)

یعنی اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اور اللہ عز و جل کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے روکتے ہیں بلکہ مندوب و مستحسن امور کو بدعت و حرام اور شرک بتاتے ہیں۔

## اعتراض

اعمال کا قائدہ عمل کرنے والے کو ہوتا ہے کسی غیر کو اس کے عمل سے کوئی قائدہ نہیں پہنچتا۔

## الجواب

یہ عقیدہ قرآن کریم کے خلاف ہے۔ اول پیش کردہ آیت کریمہ والذین جاء من بعدهم يقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان O ”اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔“ اگر عمل کا قائدہ کسی غیر کو نہیں پہنچتا تو ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان عرض کرنا عبث ہی نہیں ہو گا بلکہ باطل ہو گا تو اللہ عزوجل کے ارشاد کو محاذ اللہ باطل تو کیا عبث جانتا بھی مومن کی شان نہیں بلکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مومن کے متعلق دعا نہ کر رہے: ربنا اغفر لنا ولوالدی و للمؤمنین یوم یقوم الحساب O ”اے ہمارے رب بخش دے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو قیامت کے روز۔“

اسی طرح متعدد آیات قرآن کریم میں مذکور۔ اگر مومن کے عمل سے دوسرے مسلمان کو قائدہ نہ پہنچے تو یہ سب دعائیں محاذ اللہ بے کار ثابت ہوں، علاوہ انہیں حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

واما الجدار فكان لقلمین یتیمین فی المدینۃ وکان تحتہ کنز لہما وکان ابوہما صالحا فاراد ربک ان یبلغا اشدہما ویستخرجا کنزہما رحمۃ من ربک وما فعلتہ عن امری

ترجمہ:

”اور رہی وہ دیوار وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکالیں آپ کے رب کی رحمت سے اور یہ کچھ میں نے اپنے حکم سے نہ کیا۔“ (الکہف: ۸۲)

آیت کریمہ میں ابوہماصہ صالِح سے معلوم ہوا کہ باپ کے اعمال صالح سے بچوں کو یہ فائدہ حاصل ہوا کہ ان کا خزانہ محفوظ کر دیا اس وقت تک کے لئے کہ وہ جوان ہوں۔ ثابت ہوا کہ مومن کے عمل سے فائدہ پہنچتا ہے مگر مومن کو پہنچتا ہے غیر کو نہیں۔

جن کا ایمان یہ ہے کہ کسی کے اعمال سے دوسروں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا تو وہ لوگ ”نماز جنازہ“ کیوں پڑھتے ہیں؟ آخر نماز جنازہ میں یہی تو کہتے ہیں اللھم اغفر حبنا و مبتلا الخ۔ اے اللہ ہمارے زندوں اور مردوں کو بخش دے۔ اور انکی بخشش اور مغفرت ہوگی نہیں نہ ان کو کوئی فائدہ پہنچے تو ان لوگوں کا نماز پڑھنا لغو اور بالکل سہرا ایسوں ہی کے متعلق اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے:

ولا تصل علی احد منھم مات ابدًا ولا نفع علی قبرہ

ترجمہ:

”اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔“

(التوبہ: ۸۴)

اے عزیز! یہاں نذر ماننے سے مراد نذر عرفی ہے نہ کہ نذر شرعی جو کہ عامۃ الناس میں معروف ہے اور نذر شرعی مراد نہیں ہوتی۔

وہم شیطانی

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جس چیز یا کھانے پر غیر اللہ کا نام لیا جائے وہ حرام ہو جاتا ہے، قرآن کریم میں ہے وما اهل به لغير الله چونکہ نیاز و فاتحہ کے کھانے پر غیر اللہ کا نام لیا گیا اور اللہ کے سوا دوسرے اولیاء ہوں یا مسلمان ان کا نام لیا جاتا ہے لہذا یہ کھانا حرام ہو جاتا ہے۔

عرفان الیقانی

اس آیت کا نیاز و فاتحہ سے کوئی علاقہ ہی نہیں یہ حکم تو حلال جانوروں کے ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی غیر کا نام لے کر ذبح کئے جانے پر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

انما حرم علیکم المیتہ والدم ولحم الخنزیر وما اهل به لغير الله ○

”اس نے ہی تم پر حرام کئے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔“

(البقرہ: ۱۷۳)

وما اهل لغير الله سے مراد وہ جانور ہے جس پر ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔ اس آیت کریمہ کو نیاز و فاتحہ سے کیا علاقہ۔ نیاز و فاتحہ میں تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے جو کھانا شریعی وغیرہ صدقہ کرتے ہیں اس کا ثواب بطور

نذر، نیا زہدیہ کیا جاتا ہے یا ثواب پہنچایا جاتا ہے کہ اللہ عزوجل یہ ثواب فلاں کی روح کو پہنچا دے۔

قرآن کریم میں ارشاد فرمایا جاتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوفُوا بِالْعُقُودِ أَحَلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَتِ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَيْتَلَىٰ  
ترجمہ:

”اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو تمہارے لئے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر جو آگے سنایا جائے گا تم کو۔“

(المائدہ: ۱)

چنانچہ سنایا جاتا ہے:

رَحِمَتْ عَلَيْكَ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ وَلَحْمُ الْخَنَازِيرِ وَمَا أَهَلَ بِهِ لَغَيْرِ اللَّهِ بِهِ  
وَالْمُتَنَفِّثَةُ وَالْمَوْقُودَةُ . بِمُتَرَدِّبَتِهِ وَالنَّطِيطِ حَنَهُ وَمَا أَكَلَ السَّيِّعُ إِلَّا  
مَا ذَكَبْتُمْ وَمَا ذَبَحَ عَلَىٰ نَصَبٍ  
ترجمہ:

”تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے۔ رے دھار کی چیز سے اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کر لو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا۔“

(المائدہ: ۳)

معلوم ہوا کہ یہ حکم بوقت ذبح اللہ کے سوا کسی غیر کا نام لے کر ذبح کیا جائے اس کے لئے ہے جس کو اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا وہ حلال ہے اور اللہ عزوجل ارشاد فرماتا

معلوم ہوا کہ جنازہ اور ایصالِ ثواب سے مومن کو فائدہ پہنچتا ہے اور جو منکر کافر ہے یا منافق اس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا، اللہ عزوجل نے مومن کو منع فرمادیا کہ کسی کافر اور منافق کی نہ تو نماز جنازہ پڑھی جائے نہ ان کی قبر پر کھڑے ہو۔ معلوم ہوا کہ کافر و منافق کی میت پر نماز و ایصال کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہ تحفہ تو مومنین کے لئے ہے دوسروں کا کوئی حصہ ہی نہیں۔

علاوہ ازیں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا** ○ ”اے ایمان والو! ان (نبی) پر درود اور خوب سلام بھیجو“ معلوم ہوا کہ اہل ایمان جو اپنے نبی ﷺ پر سلام بھیجتے ہیں وہ ان کو پہنچتا ہے، جب درود و سلام کا تحفہ پہنچنا مستحق ہو گیا تو دیگر اعمال صالحہ کا ثواب پہنچنا بھی مستحق ہو گیا چنانچہ مسلمان خواص و عام اپنے اعمال صالحہ کا ثواب معظمانِ دین کی نذر اور عامۃ المسلمین کی روح کو ایصال کرتے ہیں اسی کو نیاز و نذر و فاتحہ کہتے ہیں۔

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی جو اکابر علماء دیوبند کے پیر ہیں وہ فرماتے ہیں کہ: ”ضلعی کے نزدیک جمعرات کے دن کتاب احیاء تہرک ہوتی تھی جب ختم ہوئی تہرک کا دودھ لایا گیا اور بعد دعا کے کچھ حالات مصنف بیان کئے گئے طریق نذر و نیاز قدیم زمانے سے جاری ہے۔“

(امداد المشتاق، مرتبہ اشرف علی تھانوی، صفحہ ۹۲)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں:

”حضرت ایشاں در قصبہ ڈاسنہ زیارت مخدوم اللہ دیا رفتہ بودند شب ہنگام بود در آل

محل فرمودند مخدوم ضیافت مامیہ کنندوی گویند چیزے خوردہ روید توقف کردند تا آنکہ اثر مردم منقطع شد و ملال بریاراں غالب آمد آنگاہ نے بیاید طبق برنج و شیرینی بر سر و گفت نذر کردہ بودم کہ اگر زوج من بیاند ہاں ساعت ایں طعام پختہ باشندگان در گاہ مخدوم اللہ دیار سامن دریں وقت آمد ایضاً نذر کردم۔“

(انفاس العارفین، صفحہ ۳۵)

”یعنی شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں، حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ قصبہ ڈاسہ میں مخدوم اللہ دیا کی زیارت کو گئے رات کا وقت تھا اس جگہ فرمایا کہ مخدوم ہماری ضیافت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کھا کر جانا۔ حضرت نے توقف فرمایا یہاں تک کہ آدمیوں کا نشان منقطع ہو گیا ساتھی اکتا گئے اس وقت ایک عورت اپنے سر پر چاول اور شیرینی کا طباق لئے ہوئے آئی اور کہا کہ میں نے نذر مانی تھی کہ جس وقت میرا خاوند آئے گا اس وقت کھانا پکا کر مخدوم اللہ دیار رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں بیٹھنے والوں کو پہنچاؤں گی وہ اسی وقت آیا۔ میں نے اپنی نذر پوری کر دی۔“

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی اس روایت سے حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کے قول کہ (طریق نذر و نیاز قدیم زمانے سے جاری ہے) کی تصدیق ہو جاتی ہے نیز معلوم ہوا کہ معظمان دین اولیائے کاملین کی بارگاہ میں مسلمان طعام و شیرینی وغیرہ تحائف نذر کرتے اور نیاز دلاتے ہیں۔ اولیائے کرام ان تحائف سے جس کو چاہتے ہیں نوازتے ہیں جیسا کہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے والد ماجد علیہ الرحمۃ کی ضیافت فرمائی۔ فالحمد لله

رب العلمین

تنبیہ:

ہے:

فَكُلُوا مِمَّا ذَكَرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بَايْتَهُ مُؤْمِنِينَ ○ فَمَالَكُمْ اِلَّا  
تَاْكُلُوْا مِمَّا ذَكَرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

”تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا (یعنی جو اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا) اگر تم  
اس کی آیتیں مانتے ہو اور حمیس کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام  
لیا گیا۔“

(الانعام: ۱۱۸-۱۱۹)

معلوم ہوا کہ نیاز و قاحہ تو کجا کہ جس کا ثواب ایصال کیا گیا، وہ جانور اگرچہ ذبح سے  
قبل کسی کے نام سے منسوب ہو جیسے عمرو کی بکری تو اگر ذبح کے وقت اللہ کا نام پکارا گیا  
تو اس کو جو حرام بتائے یا حرام سمجھ کر نہ کھائے وہ اللہ عز و جل کی آیتوں کو نہیں مانتا۔  
نیاز و لانی و قاحہ خوانی میں تو مقصود ثواب پہنچانا ہے کھانا اور شیرینی ہی کیا بلکہ تمام اشیاء  
کسی نہ کسی نسبت سے منسوب ہوتے ہیں اس نسبت پر اعتماد کیا جائے تو تمام اشیاء  
حرام ہو جائیں کھانا اور شیرینی تو کجا وہ مولیٰ جو روزانہ ملک میں لاکھوں سے زیادہ کی  
تعداد میں ذبح ہوتے ہیں، پیدائش لے کر ذبح کرنے سے پہلے تک کسی نہ کسی فرد کی  
جانب منسوب ہوتے ہیں مثلاً اسلم کی گائے، اکرم کی بکری، احمد کا اونٹ وغیرہم  
ساری زندگی کھلاتا رہا مگر جب اللہ کا نام لے کر ذبح کیا تو وہ سب حلال ہیں اور سارا  
عالم اسلام اس کو حلال جانتا اور حلال سمجھ کر کھاتا ہے اور جو برہمنائے نسبت غیر اللہ،  
اس کو حرام کہتا ہے کیا وہ مارکیٹ سے گوشت خرید کر نہیں لاتا؟ تو معلوم ہوا کہ یہ  
وہم شیطانی ہے، عرفان الہیانی کے منافی ہے۔ پس مسلمان ذابح (ذبح کرنے والا) کی



نیت بوقت ذبح معتبر ہے قبل وبعد کا اعتبار نہیں۔

رد المحتار میں ہے:

اعلم ان الموار علی القصد عند ابتداء الذبح

اضافت معنی عبادت نہیں۔

اے عزیز جان لے کہ اضافت معنی عبادت میں منحصر نہیں کہ خواہی نخواستہ ہو یا شریف کے لئے بکرا، بارہویں شریف کے لئے گائے کے یہ معنی ٹھہرا لئے جائیں کہ وہ بکرا اور گائے جس سے منسوب ہیں (معاذ اللہ) ان کی عبادت مقصود، حاشا کلا، ہرگز نہیں۔ اضافت کو ادنیٰ علاقہ کافی ہوتا ہے مثلاً ظہر کی نماز، جنازہ کی نماز، مسافر کی نماز، امام کی نماز، مقتدی کی نماز، عید کی نماز، بیمار کی نماز، رمضان کے روزے، اونٹوں کی زکوٰۃ، کعبہ کا حج معروف ہے۔ کیا اس اضافت سے مقصود عبادت بمنسوب اضافت ہوگی، ہرگز نہیں۔ جب ان اضافتوں سے نماز وغیرہ میں کفر و شرک و حرمت درکنار، نام کو کراہت بھی نہیں آتی تو کیا بارہویں شریف کے بکرے اور بارہویں شریف کی گائے کہنے سے اللہ کے حلال فرمائے ہوئے جانور جبکہ بوقت ذبح اللہ کا نام پکارا گیا کیونکر حرام اور مردار ہو گئے؟ پس مطلقانیت اور نسبت غیر کو موجب حرمت جاننا اور ما اہل بہ لغیر اللہ میں داخل ماننا نہ صرف جمالت بلکہ جنون اور دیوانگی ہے شرع و عقل دونوں سے بے گانگی ہے آیت کریمہ وما اہل بہ لغیر اللہ جو جانوروں کے ذبح کرنے کے متعلق ہے اس کو نیاز و فاتحہ کے ایصال ثواب پر منطبق کرنا اور اللہ کے حلال رزق کو حرام کہنا کسی جاہل نہیں بلکہ اجہل پامگل کا کام ہے، کسی مسلمان کا یہ کام نہیں کہ مسلمانوں پر بالجبر فسق و حرمت کا حکم لگائے اور جس رزق کو

اللہ عزوجل نے حلال کیا اس کو مسلمانوں کے لئے حرام بتائے۔

غور فرمائیے! ایک رزق حلال، دوم تلاوت قرآن کریم، سوم درود شریف و اذکار، چارم اللہ عزوجل کی خوشنودی کے لئے کھانا شیرینی وغیرہ صدقات کو اللہ کی محبت میں اللہ کے بندوں کو کھانا، نہ کہ ان پر احسان جتنا یا بدلہ چاہنا یا شکرگزاری کا طالب ہونا، ہرگز نہیں بلکہ خاص اللہ کی محبت میں اپنا مال خرچ کرنا اور مسلمانوں کو کھانا مقصود ہے، یہ مجموعہ برکات والخیرات قرآن کریم سے ماخوذ عین مطابق حکم ذوالجلال ہے۔ وما علینا الا بلاغ ○

اللہ عزوجل اس مجالہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور رشد و ہدایت کا سبب بنائے۔ (آمین)

رَبَّنَا قَبَلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتَبَّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ  
الرَّحِيمُ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ وَنُورِ عَرْشِهِ وَزِينَتِهِ فَرَشِهِ  
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ أَبَدًا أَبَدًا۔

سگ بارگاہ رضا یو الرضا محمد عبد الوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

پنج شنبہ ۲ / صفر المظفر ۱۴۱۷ھ بمطابق ۱۳ / جولائی ۱۹۹۶ء

## نیاز و فاتحہ اور مودودی صاحب کا مذہب

مودودی صاحب قرآن کریم کو ڈھال بنا کر اپنا حکم جاری فرماتے ہیں : ”وما اهل به لغیر اللہ“ اور کوئی ایسی چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو (پھر حاشیہ میں فرماتے ہیں) حقیقت یہ ہے کہ جانور ہو یا غلہ یا اور کوئی کھانے کی چیز دراصل اس کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اللہ ہی نے وہ چیز ہم کو عطا کی ہے لہذا اعترافِ نعمت یا صدقہ یا نظرونیاز کے طور پر اگر کسی کا نام ان چیزوں پر لیا جاسکتا ہے تو وہ صرف اللہ ہی کا نام ہے اس کے سوا کسی دوسرے کا نام لینا یہ معنی رکھتا ہے کہ ہم خدا کے بجائے یا خدا کے ساتھ اس کی بالائری بھی تسلیم کر رہے ہیں۔“ (تفہیم القرآن، جلد اول، سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۷۱، صفحہ ۱۳۵)

فقیر کہتا ہے کہ جانور یا غلہ اور کھانے ہی پر کیا منحصر ہے مودودی صاحب یہ بتائیں ان کے ماسوا جو بھی اشیاء ہیں کیا اللہ ان کا مالک نہیں، مودودی صاحب کو اللہ جل مجدہ نے ظاہر و باطن میں بی شمار اشیاء (نعمتیں) عطاء فرمائیں اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ ان کا مالک معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ نہیں ہے؟ جب ہی تو اصحاب حضار اور رفقاء نامدار یہ کہتے نہیں شرماتے کہ مودودی صاحب کی شلوار و مودودی صاحب کی ٹوپی، جوتی، گاڑی وغیرہ جن کا تعلق مودودی صاحب کی ذات سے ہے اور تمام طرح طرح کے کھانے، فروٹ، غذائیں اور ظاہر و باطن کی نعمتیں جیسے مودودی صاحب کا ہاتھ، پیر، سر، آنکھ، زبان، دل، جگر، گردہ، وغیرہ وغیرہ ان تمام اشیائے تامہ کے مالک مودودی صاحب ہیں معاذ اللہ، خدا نہیں اگر یہ تجویز کر لیا جائے کہ حقیقت میں ان تمام اشیاء کا مالک اللہ عز و جل ہی ہے تو مودودی کا نام ان اشیاء پر لینے کا مطلب یہ ہوا کہ مودودی صاحب کے رفقاء اور پرستاروں نے خدا

کے بجائے یا خدا کے ساتھ موودوی صاحب کی بالائری بھی تسلیم کرلی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ان ہزار ہا رفقاء نے خدا کے ساتھ موودوی صاحب کو شریک ٹھہرایا اور مشرک ہوئے۔

علاوہ ازیں موودوی صاحب نے بھی نہ ان لوگوں کی گرفت فرمائی اور نہ ان کو اس امر سے باز رکھا جس کا مطلب یہ ہوا کہ موودوی صاحب بزم خویش خدا یا خدا کا شریک ٹھہرانے میں برابر کے شریک ہیں اور اگر یہ مفہوم مراد نہیں تو نظرونیاز و فاتحہ و صدقہ کے باب میں موودوی صاحب پر کوئی وحی متلو یا غیر متلو نازل ہوئی۔ ہاتوا برہانکم ان کنتم صالحین علاوہ ازیں موودوی صاحب رقمطراز ہیں چنانچہ جاہلیت مشرکانہ کے عنوان میں فرماتے ہیں : ”جاہلیت خالصہ کے بعد یہ دوسری قسم کی جاہلیت (مشرکانہ) ہے جس میں انسان قدیم ترین زمانہ سے آج تک جلا ہوتا رہا ہے اور ہمیشہ گھٹیا درجہ کی دماغی حالت ہی میں یہ کیفیت رونما ہوئی ہے انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کے اثر سے جہاں لوگ اللہ واحد قہار کی خدائی کے قائل ہو گئے وہاں سے خداؤں کی دوسری اقسام تو رخصت ہو گئیں مگر انبیاء، اولیاء، شہداء، صالحین، مجاہدین، اقطاب، ابدال، علماء، مشائخ، اور ظل اللہوں کی خدائی پھر بھی کسی نہ کسی طرح عقائد میں اپنی جگہ نکالتی ہی رہی جاہل دماغوں نے مشرکین کے خداؤں کو چھوڑ کر ان نیک بندوں کو خدا بتالیا جن کی ساری زندگیاں بندوں کی خدائی ختم کرنے اور صرف اللہ کی خدائی ثابت کرنے میں صرف ہوئی تھیں۔ ایک طرف مشرکانہ پوجا پاٹ کی جگہ فاتحہ، زیارات، نیاز، نذر، عرس، صندل، چڑھاوے، نشان، علم، تعزیے اور اسی قسم کے دوسرے مذہبی اعمال کی ایک نئی شریعت تصنیف کر لی گئی۔ دوسری طرف بغیر کسی ثبوت علمی کے ان بزرگوں کی ولادت و وفات، ظہور و غیاب، کرامات و خوارق اختیارات، تصرفات اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے تقرب کی کیفیات کے متعلق ایک پوری مہتھالوحی تیار ہو گئی جو بت

پرست مشرکین کی مہتھالوجی سے ہر طرح لگا کھا سکتی ہے۔ تیسری طرف تو سل اور استمداد روحانی اور اکتساب فیض وغیرہ ناموں کے خوشنامی پردوں میں وہ سب معاملات جو اللہ اور بندوں کے درمیان ہوتے ہیں ان بزرگوں سے متعلق ہو گئے اور عملاً وہی حالت قائم ہو گئی جو اللہ کے ماننے والے ان مشرکین کے ہاں ہے جن کے نزدیک بادشاہ عالم، انسان کی رسائی سے بہت دور ہے اور انسان کی زندگی سے تعلق رکھنے والے تمام امور نیچے کے اہکاروں ہی سے وابستہ ہیں فرق صرف یہ ہے کہ ان کے ہاں اہلکار علانیہ الہ، دیوتا، اوتار یا ابن اللہ کہلاتے ہیں اور یہ انہیں غوث، قطب، ابدال، اولیاء اور اہل اللہ وغیرہ الفاظ کے پردوں میں چھپاتے ہیں۔“ (تجدید و احیائے دین، صفحہ ۱۹-۲۰)

مودودی صاحب کا یہ فرمانہ کہ خداؤں کی دوسری اقسام تو رخصت ہو گئیں مگر انبیاء اولیاء وغیرہ کی خدائی پھر بھی کسی نہ کسی طرح عقائد میں اپنی جگہ نکالتی رہی مشرکین کے خداؤں کو چھوڑ کر ان نیک بندوں کو خدا بنالیا ایک طرف مشرکانہ پوجا پاٹ کی جگہ فاتحہ زیارات نیاز عرس وغیرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدائی کا دار و مدار ان ہی امور پر ہے کیونکہ مودودی صاحب وما اهل به لغیر اللہ کی تفہیم میں بیان کر چکے ہیں یہ مودودی کا اپنا جدید مذہب اور نیا دین ہے فاتحہ و نیاز کا ثبوت ہم پچھلے اور اق میں قرآن حکیم سے پیش کر چکے ہیں اگر آیت کریمہ وما اهل به لغیر اللہ کا مطلب یہی ہے کہ کوئی ایسی چیز نہ کھائے جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو اگرچہ جانور ہو یا غلہ یا اور کوئی کھانے کی چیز تو اس کی تخصیص کیوں جس پر نہ کوئی دلیل نہ ثبوت، مفسرین کرام تو اس کے معنی ما ذہب لغیر اللہ فرماتے ہیں یعنی جو جانور کہ غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو وہ حرام ہے ورنہ دنیا بھر کے سب حلال جانور حرام ہو جائیں گے کہ یہ زید کی بکری عمرو کی گائے، بکر کا اونٹ ہے۔ عام طور پر شرعاً غریباً اسی طرح مروج ہے اور بقول مودودی

تمام کھانے بھی حرام ہو جائیں گے جیسے کہ ولیمہ کا کھانا، عقیقہ کا گوشت، قربانی کی پکبی، ہوٹل کی روٹی، دکان کا آٹا، گائے کا دودھ، بھینس کا مکھن و گھی وغیرہ کہ کسی چیز پر خدا کا نام تک نہ لیا گیا، اضافت غیر سے ہے چنانچہ مودودی اور ان جیسے عقیدہ والوں کے لئے یہ سب اشیاء حرام ہیں۔

وما اهل به لغیر اللہ کی تفسیر میں مفسرین کرام کی چند عبارات بطور نمونہ از خوارے ملاحظہ ہوں : ”وما اهل به لغیر اللہ ای ذبح الاصنام“ (تفسیر مدارک، سورہ بقرہ) وما اهل به لغیر اللہ ای ما ذکر علیہ غیر اللہ وهو ما کان بذبح لاجل الاصنام (جامع المصنوعات و مفردات راغب اصفہانی) وما اهل لغیر اللہ به هو ما ذبح الالہۃ (لسان العرب و حرم) ما اهل به لغیر اللہ ای ما سمی غیر اللہ اند ذبحہ (مصباح) وما اهل به لغیر اللہ هو الذبح لغیر اللہ (فتح الرحمن بکشف ما یلبس فی القرآن) وما اهل به لغیر اللہ به ای رفع الصوت لغیر اللہ به و فہو تولیہم باسم اللات والعزی عند ذبحہ (تفسیر کشاف) وما اهل به لغیر اللہ ای رفع به الصوت عنه ذبحہ للہنم (بیضاوی) ”وغیرہم سے ثابت و واضح ہے کہ بوقت ذبح جس جانور پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے یعنی ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کے بجائے کسی غیر کا نام لیکر ذبح کرے وہ جانور حرام ہے۔“

مودودی صاحب تمام علماء دین و آئمہ محدثین و اجل مفسرین کے خلاف نیاز و فاتحہ پر اس کا حکم لگاتے اور شرک صریح مشرکانہ پوجا پاٹ کی جگہ نیاز و فاتحہ کو بتا کر تمام مسلمانان عالم کو مشرک بتاتے خصوصاً جو فاتحہ دلائے اور نیاز کرائے وہ مشرک ہے اور مسلمانوں میں جید علماء و آئمہ نیاز و فاتحہ کو اپنا معمول بتاتے معتقدین کو نیاز و فاتحہ کی تلقین فرماتے مثلاً شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں : ”ہر روز صبح کی نماز کے بعد کہے باللہ باواحد باواحد باجواد بالانفعی منک بنفعۃ خیر انک علی کل ماتشاء قلیر۔ گیارہ و نفعہ اور اس کو شروع کرے پنجشنبہ سے اس طور سے

کہ پہلے حضرات غوث الثقلین قدس سرہ اور سب مشائخ سلسلہ پہلے پچھلے سب کی فاتحہ دے۔“ (انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ، صفحہ ۲۸)

شاہ ولی اللہ صاحب تو ہر روز صبح کی نماز کے بعد سیدنا غوث الاعظم اور تمام مشائخ سلسلہ کی فاتحہ کا حکم دے رہے ہیں، جو مودودی صاحب کے نزدیک مشرکانہ اعمال اور پوجا پاٹ ہے، شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی دوسری جگہ فرماتے ہیں : ”کہ جب کوئی حاجت پیش آئے وضو کرے زو قبلہ بیٹھے اول دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے بعد تین سو ساٹھ بار یہ دعا پڑھے، املجا ولا ینجی من اللہ الا اللہ بعد اس کے تین سو ساٹھ بار الم نشرح پڑھے پھر تین سو ساٹھ دفعہ وہی دعا مذکور پڑھے پھر دس دفعہ درود شریف پڑھے اور ختم تمام کرے اور تھوڑی شیرینی پر فاتحہ عام خواجگان چشت کے نام سے پڑھے۔“ (انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ، صفحہ ۱۱۲)

ملاحظہ ہو شاہ صاحب شیرینی پر فاتحہ خواجگان چشت کے نام سے پڑھنے کی تلقین فرما رہے ہیں جو مودودی کے نزدیک خدا کا شریک ٹھہرانا ہے۔ تیسری جگہ فرماتے ہیں : ”اور کچھ پڑھے قرآن شریف میں سے والدین اور پیر و استاد اور اپنے یاروں اور بھائیوں کے واسطے اور سب مومنین، اور مومنات کی روح کو بخشے۔“ (انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ، صفحہ ۳۲)

قارئین کرام از خود فیصلہ فرمائیں اگر مودودی صاحب حق پر ہیں تو شاہ ولی اللہ صاحب مشرک ہوئے اور اگر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مسلمان ہیں تو مودودی صاحب کافر ٹھہرے اور یہ مسئلہ مسلمہ ہے جس کو ناظم تعلیمات دیوبند مولوی مرتضیٰ حسن صاحب نے بھی تحریر فرمایا ہے، لکھتے ہیں : ”جس طرح مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے اسی طرح کافر کو مسلمان کہنا بھی کفر ہے۔“ (اشد العذاب علی مسلمۃ النجباء، صفحہ ۲، مطبع مجتبائی جدید دہلی)

تو جو شخص سارے مسلمانان عالم کو جن میں علماء صلحا اور ائمہ شامل

ہیں سب کو مشرک یعنی کافر سے بدتر کہے، کیا وہ کافر نہ ہوگا؟ پس مودودی صاحب تمام مسلمانوں کو مشرک سمجھتے تھے کیونکہ مسلمانوں بلکہ اولیاء کاملین و علماء فاضلین بذات خود نیاز و فاتحہ کرتے اور متعلقین کو تلقین فرماتے اگر کوئی مسلمان نیاز و فاتحہ نہ بھی کرتا تو اس فعل نیاز فاتحہ کو بہتر اور احسن ہی جانتا چنانچہ تمام مسلمانوں کو مشرک کہنا بذات خود اپنے کافر ہونے کا اقرار کرنا ہے اور مودودی صاحب کا یہ فرمانا ”اور دوسری طرف بغیر کسی ثبوت علمی کے ان بزرگوں کی ولادت و وفات ظہور و غیاب کرامات و خوارق اختیارات و تصرفات اور اللہ کے ہاں ان کے تقرب کی کیفیات کے متعلق ایک پوری مستہالوجی تیار ہوگئی جو بت پرست مشرکین کی مستہالوجی سے ہر طرح لگا کھا سکتی ہے۔“ یعنی یہ بھی جاہلیت مشرکانہ میں داخل اور شامل ہے چنانچہ یہ بھی شرک صریح ٹھہرا۔

یہ عبارت مودودی صاحب کی جہالت تامہ پر دلالت کرتی ہے قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت مبارکہ کا ذکر فرمایا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات واقعہ بیان فرمایا۔ سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف برخیا کی کرامت و خوارق عادت کہ پل جھپکتے منزلوں دور ملکہ بلقیس کا تخت جو نہایت وزنی سات کمروں کے اندر مقفل سپرہ داروں کی محافظت کے باوجود حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا یہ تصرفات و اختیارات قرآن کریم میں بکثرت موجود ان سب کو شرک بتانا گویا اللہ عزوجل پر شرک کا فتویٰ لگانا اور قرآن کریم کو شرک کا داعی بتانا ہے پھر یہ کہنا کہ ”تیسری طرف توسل اور استمداد روحانی اور اکتساب فیض وغیرہ ناموں کے خوشنما پردوں میں وہ سب معاملات جو اللہ اور بندوں کے درمیان ہوتے ہیں ان بزرگوں سے متعلق ہو گئے اور عملاً وہی حالت قائم ہوگئی جو اللہ کے ماننے والے ان مشرکین کے ہاں ہے۔“ گویا یہ تمام امور مودودی صاحب کے مذہب نامذہب میں



شرک ہیں۔

توسل و استداد خود قرآن کریم میں مذکور بنی اسرائیل پر جب کوئی مصیبت آتی وہ موسیٰ علیہ السلام کے حضور حاضر ہو کر توسل اور استداد طلب کرتے مثلاً (کما قال تعالیٰ) و اوحنا الی موسیٰ اذا مستقمہ قومہ ان اضرب بعصاک الحجر فانہ یجست منه اثنتا عشرة عیناً (الاعراف : ۱۶۰) ”اور ہم نے وحی بھیجی موسیٰ کو جب اس سے اس کی قوم نے پانی مانگا کہ اس پتھر پر اپنا عصا مارو تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔“

بنی اسرائیل نے پانی خدا سے نہ مانگا بلکہ موسیٰ علیہ السلام کے حضور حاضر ہو کر حصول پانی کی التجا کی جیسا، اذا مستقمہ قومہ ”اس (موسیٰ) سے اس کی قوم نے پانی مانگا“ اس ہی ایک آیت کریمہ سے توسل و استداد روحانی اور اکتساب فیض وغیرہ سب ثابت ہوئے۔ اس جیسی متعدد آیات قرآن کریم میں مذکور، مزید معلومات کے لئے ہمارے کتاب سبیل المؤمنین فی قرآن مبین اور خیر الہدیٰ للفتح العظمیٰ وغیرہ مطالعہ فرمائیں۔

تخلوق میں جو شے ایک کے لئے ثابت وہ دوسرے کے لئے بھی شاہد، اس پر حکم شرک لگانا اللہ عزوجل پر شرک کا فتویٰ لگانا ہے، پس ثابت ہو گیا کہ مودودی اور پرستاران مودودی کے دین جدید اور مذہب غیر کو اسلام سے کوئی علاقہ نہیں، یہ اسلام کے خلاف ایک سازش اور بغاوت ہے۔ اللہ سیوح و قدوس اس رسالہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کے لئے رشد و ہدایت کا سبب بنائے آمین۔ وینا تقبل منا انک انت السميع العليم و تب علینا انک انت التواب الرحیم و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ، سیدنا و مولینا محمد و آلہ اصحابہ و ہارک و سلم دائماً ابداً۔

فقیر محمد عبد الوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

جمعۃ المبارک ۱۵ شوال ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۳ فروری ۱۹۹۸ء۔